

# تحفہ شریف

مصنف

شیخ ابوسعید محمد مبارک بن شیخ علی



Book Series .....

Serial No. ....

Price .....

Date .....



# تحفہ سلسلہ شریف

مصنف

شیخ ابوسعید محمد مبارک بن شیخ علی  
المعروف بہ فضل اللہ معزمی سلمیٰ قدس سرہ

مترجم

مولانا عبد الیم نظامی

الکتابخانہ

گنج بخش روڈ - لاہور



۱۹۸۳

۶/۰۰

بختیار پرنٹرز - لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

○ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ○  
○ وَالصَّلَاةُ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ○

بعد ازاں یہ بندہ گنہگار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کا امیدوار، الشیخ البوسید  
محمد مبارک بن شیخ علی المعروف بفضل اللہ معزمی السلی بن شیخ رضی الدین ابو خالد بن شیخ مہران الطوسی  
حسب ذیل بیان کرتا ہے :

یہ چند کلمات علم الحقایق میں سے ہیں جن کو میں نے فرزند صالح و پسر روحانی عبدالقادر جیلانی  
کے لیے جمع کیا ہے تاکہ وہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حقیقت جامعہ سے آگاہ ہو جائے۔  
میں اس کا ثواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح پر فتوح کی نذر کرتا ہوں۔ اس کا نام  
”تحفہ مرسلہ“ رکھا ہے۔ تحفہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں  
پیش کیا گیا ہے اور میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ اس کا ثواب آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کو پہنچائے۔ یقیناً وہ ہر شے پر قادر ہے اور دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے۔

برادران من! اللہ تعالیٰ تمہیں اور ہمیں سعادت سے ہمکنار کرے، جان لو کہ حق سبحانہ و تعالیٰ ہی ”وجود مطلق“ ہے۔ وہ ایسا وجود ہے کہ جس کے لیے نہ کوئی شکل ہے نہ کوئی حد و حصر۔ اس کے باوجود اس نے حد اور شکل میں ظہور و تجلی فرمائی۔ پھر بھی اس کے بے صورت و بے حد ہونے میں کوئی تغیر نہیں آیا بلکہ وہ جیسا تھا ویسا کا ویسا ہے۔ الان کما کان۔

وجود واحد ہے لیکن لباس مختلف اور متعدد ہیں۔ یہی وجود واحد تمام موجودات کی حقیقت اور ان کا باطن ہے۔ کائنات جتنی بھی ہے، تمام تر، اس وجود سے کہیں خالی نہیں۔ یہ ”وجود“ تحقق اور حصول کے معنی میں نہیں ہے کیونکہ یہ دونوں مصدری معنی ہیں اور خارج میں موجود نہیں ہیں۔ لہذا (لفظ) وجود کا اطلاق حق تعالیٰ پر، جو خارج میں موجود ہے، نہیں کیا جاسکتا۔ اس کی شان اس سے بہت بلند و برتر ہے۔ ہماری مراد اس وجود سے ایسی حقیقت ہے جو ان صفات سے متصف ہے؛ اس کا وجود اس کی ذات سے ہے اور تمام موجودات کا وجود اسی سے ہے اور خارج میں اس کا غیر نہیں ہے۔ نیز یہ کہ یہ وجود اپنی کنہ کے لحاظ سے کسی پرینکشف نہیں ہے عقل، دہم یا حواس اس کا ادراک نہیں کر سکتے نہ ہی وہ قیاس میں آتا ہے۔ کیونکہ یہ سب محدثات ہیں اور محدث کے ادراک میں صرف محدث ہی آسکتا ہے اور حق تعالیٰ کی ذات اور صفات اس سے بہت بلند و برتر ہے جس شخص نے اس جہت سے حق تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کا ارادہ کیا اور اس میں کوشش کی تو اس نے اپنا وقت ضایع کیا۔

## مراتب وجود

اس "وجود" کے بہت سے مراتب ہیں۔ ان میں سے پہلا مرتبہ لائقین، اطلاق یا ذاتِ بحت کا ہے۔ یہ نہیں کہ اطلاق کی قید یا پابندی اور سلبِ تعین کا مفہوم اس مرتبہ میں ثابت ہے۔ بلکہ یہ مرتبہ ان معنی میں "لائقین" ہے کہ وجود اس مرتبے میں ہر قسم کی صفات کی نسبت سے منزہ اور ہر قید سے حتیٰ کہ اطلاق کی قید سے بھی پاک ہے۔ اس مرتبہ کو "مرتبہ احدیت" بھی کہا جاتا ہے۔ اور یہ حق سبحانہ و تعالیٰ کی کنز ہے۔ اس مرتبہ سے اوپر اور کوئی مرتبہ نہیں بلکہ جملہ مراتب اس کے تحت ہی ہیں۔

مرتبہ ثانی کو "مرتبہ تعین اول" کہتے ہیں۔ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا اپنی ذات و صفات کو ایک دوسرے میں امتیاز کیے بغیر اور اجمالی طور پر ————— جاننا ہے۔ اسے "مرتبہ وحدت" اور "حقیقتِ محمدیہ" بھی کہتے ہیں۔

مرتبہ ثالث کو "مرتبہ تعین ثانی" کہا جاتا ہے۔ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا یعنی ذات و صفات کو اور جملہ موجودات کو ————— تفصیلی طور پر اور ایک دوسرے میں امتیاز کے ساتھ ————— جاننا ہے۔ اسے "واحدیت" اور "حقیقتِ انسانیہ" بھی کہتے ہیں۔

مذکورہ بالا تینوں مراتب قدیم ہیں۔ ان کا آگے پیچھے ہونا عقلی ہے، زبانی نہیں ہے۔ چوتھا مرتبہ "مرتبہ ارواح" ہے۔ اس سے مراد وہ مجرّد اور بسیط کوئی اشیا ہیں جو اپنی

ذوات اور امثال پر ظاہر ہوتی ہیں۔

پانچواں مرتبہ ”عالم مثال“ کا ہے۔ اس سے مراد اشیائے کونیہ مرکبہ لطیفہ ہیں جو نہ تو اجزا میں تقسیم ہوتی ہیں، نہ ان کے ٹکڑے کیے جاسکتے ہیں اور نہ وہ فرق والقیام (یعنی پھاڑنے اور جوڑنے) کا عمل قبول کرتی ہیں۔

چھٹا مرتبہ ”عالم اجسام“ کا ہے۔ اور یہ ان اشیائے کونیہ مرکبہ کثیفہ سے عبارت ہے جو تجزی اور الگ الگ ہونے کا عمل قبول کرتی ہیں۔

ساتواں مرتبہ ان تمام مراتبِ مذکورہ — جسمانی، نورانی، روحانی، وحدت اور واحدیت کا جامع ہے۔ یہ سب سے آخری تجلی اور سب سے آخری لباس ہے اسے ”انسان“ کہتے ہیں۔

ان مراتب میں سے پہلا مرتبہ ”لاظہور“ کا مرتبہ ہے۔ باقی چھ کے چھ مراتب ظہور کلیہ کے ہیں۔ ان میں سے اخیر مرتبہ، یعنی انسان، جب عروج کرتا ہے تو اس میں تمام مذکورہ مراتب اپنے پورے پھیلاؤ کے ساتھ ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اس کو ”انسان کامل“ کہا جاتا ہے۔ یہ عروج اور جملہ مراتب کا پھیلاؤ کامل طور پر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں ظاہر ہوا۔ اسی بنا پر آپ خاتم النبیین کہلاتے۔ ”مراتب الوہیت“ کے اسماء کا مراتب کون وخلق پر بولنا جائز نہیں۔ اسی طرح مراتب کون وخلق کا مراتب الوہیت پر اطلاق جائز نہیں ہے۔





## کمالات وجود

”وجود“ کے لیے دو طرح کے کمالات ہیں۔ ایک کمال ذاتی، اور دوسرا کمال اسمائی ہے۔ کمال ذاتی سے حق تعالیٰ کا ظہور اپنے آپ پر، اپنے آپ میں اور اپنے لیے ہے اس میں فیر اور غیریت کا اعتبار نہیں۔ اس کمال کے واسطے غنائے مطلق لازمی ہے۔

### غنائے مطلق

یعنی حق تعالیٰ کا اپنے آپ میں تمام شیوں اور اعتبارات الہیہ و کونیہ کا معر ان کے احکام و لوازم و مقتضیات کے بگلی اور اجالی طور پر مشاہدہ فرمانا۔ کیونکہ یہ سب اس کے بطون اور اس کی وحدت میں مندرج ہیں جس طرح تمام اعداد ”واحد عددی“ کے اندر مندرج ہوتے ہیں۔

اس مشاہدہ کو غنائے مطلق اس لیے کہا گیا ہے کہ (اس مشاہدہ کے باعث) حق تعالیٰ ظہور عالم سے تفصیلی طور پر مستغنی ہے۔ اس کو حصول مشاہدہ کے لیے جہاں اور اس کی اشبار کی کوئی حاجت نہیں ہے۔ کیونکہ او تعالیٰ کو تمام موجودات کا مشاہدہ بوجہ کل کے بطون و وحدت میں مندرج ہونے کے حاصل ہے۔ اور یہ مشاہدہ شہود عینی علمی کہلاتا ہے جیسے مفصل کا شہود مجمل میں ہوتا ہے یا کثیر کا واحد میں یا درخت کا شہود شاخوں، پتوں وغیرہ سمیت ایک گٹھلی میں ہوتا ہے۔

کمال اسمائی سے مراد حق تعالیٰ کا ظہور اپنے آپ پر اور اس کی ذات کا شہود تعینات

خارجیہ ————— یعنی عالم اور مافیہ ————— میں ہے۔ اس شہود کو ”شہود اعیانی و بھومی“ کہتے ہیں۔ جیسے مجمل کا شہود مفصل میں، واحد کا کثیر میں اور گھٹلی کا شہود درخت اور پھل پھول میں ہے۔ یہ کمال اسمائی تحقق اور ظہور کے لحاظ سے عالم (اور جو کچھ اس میں ہے) کی ہستی پر موقوف ہے کیونکہ اس کے جو معنی اوپر بیان ہوئے ہیں وہ عالم کے تفصیلی طور پر ظہور کے سوا حاصل نہیں ہو سکتے۔

”وجود“ نہ تو موجودات میں حلول کیے ہوئے ہے اور نہ ان سے متحد ہے۔ کیونکہ حلول اور اتحاد کے لیے دو موجودوں کا ہونا ضروری ہے تاکہ ایک دوسرے میں حلول کر سکے یا ایک دوسرے کے ساتھ متحد ہو سکے۔ اور ”وجود“ تو صرف ایک ہے، اس میں تعدد اصلاً نہیں ہے۔ یہ تعدد جو نظر آتا ہے صفات میں ہے اس پر عارفوں کا ذوق اور وجدان شاہد ہے۔

عبودیت، تکالیف، راحت، عذاب اور آلام ————— یہ سب تعینات کی طرف راجع ہیں۔

مرتبہ اطلاق کے اعتبار سے ”وجود“ ان سب اشیا سے منزہ ہے۔

”وجود“ جملہ موجودات کو محیط ہے۔ یہ احاطہ ایسا ہے جیسا ملزوم کا اپنے لازم کو یا موصوف کا اپنی صفات کو ہوتا ہے۔ ایسا احاطہ نہیں جیسا ظرف کا اپنے منظر و ف کو یا کل کا اپنے جزو کو ہوتا ہے کیونکہ ذاتِ اُو تعالیٰ اس سے ارفع و اعلیٰ ہے۔

جس طرح وجود، اپنے اطلاقِ محض کے اعتبار سے جملہ موجودات کی ذاتوں میں سرایت کیے ہوئے ہے، اسی طرح وجود کی صفاتِ کاملہ بھی اپنی کلیت اور اطلاق کے اعتبار سے تمام موجودات میں ساری ہیں۔ ”وجود“ کے موجودات کی ذاتوں میں ساری ہونے کی صورت یہ ہے کہ وہ ان ذاتوں میں ان کا عین ہے جیسا کہ وہ ذاتیں ظہور سے پہلے اس ”وجود“ میں اس کا عین تھیں۔ اسی طرح صفاتِ کاملہ صفاتِ موجودات کے ضمن میں صفاتِ موجودات کی عین ہیں جیسا کہ وہ (یعنی صفاتِ موجودات) اپنے ظہور سے پہلے صفاتِ کاملہ میں ان کی عین تھیں۔

عالم اور اس کے جملہ اجزا سب اعراض ہیں اور معروض صرف وجود ہے۔  
 اس عالم کے لیے تین موطن ہیں۔ پہلے کو "تعیین اولیٰ" کہتے ہیں اور اس میں (عالم کو) شیون  
 سے موسوم کیا جاتا ہے۔ دوسرے "تعیین ثانی" کہتے ہیں اور اس میں (عالم کو) اعیانِ ثانیہ  
 سے موسوم کیا جاتا ہے۔ تیسرا خارج میں ہے اور اس میں (عالم کو) اعیانِ خارجیہ کے نام سے  
 یاد کیا جاتا ہے۔

اعیانِ ثانیہ نے وجود کی بُو تک نہیں سونگھی۔ جو کچھ ظاہر ہوتا ہے وہ اس کے احکامِ آثار  
 میں۔

قرب دو طرح کا ہے۔ ایک کو قربِ نوافل اور دوسرے کو قربِ فرائض کہتے ہیں۔  
 قربِ نوافل سے مراد صفاتِ بشری کا زوال اور صفاتِ الہی کا ظہور ہے۔ اس طرح کہ  
 اللہ کے حکم سے زندہ کرے اور مارے۔ اور اس سے سنا اور دیکھنا صرف کان اور آنکھ سے نہ ہو  
 بلکہ پورے جسد سے سنے اور دیکھے۔ اسی طرح آوازوں کو دُور سے سن سکے۔ علیٰ ہذا القیاس سب  
 صفات ہو جائیں۔ صفاتِ بندہ کا اللہ تعالیٰ کی صفات میں فنا ہو جانا یہی ہے اور یہ نوافل  
 کا ثمرہ ہے۔

قربِ نوافل سے مراد یہ ہے کہ بندہ کلی طور پر تمام موجودات کے شعور سے ہمتی کہ اپنے  
 آپ کے شعور سے بھی فنا ہو جائے۔ یہ فنائیت اس حد تک ہو کہ اس کی نظر میں سوائے وجودِ ہمتی  
 سبحانہ و تعالیٰ کے اور کوئی شے باقی نہ رہے۔ یہ معنی میں بندے کے اللہ میں فنا ہونے کے اور  
 یہ ثمرہ ہے فرائض کا۔

وحدة الوجود کے قائلین میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں جو علمِ الیقین کے ساتھ یہ تو جانتے ہیں کہ  
 حق سبحانہ و تعالیٰ، ظاہر و باطناً، تمام موجودات کی حقیقت ہے۔ لیکن یہ لوگ خلق میں خلق کا  
 مشاہدہ نہیں کرتے۔

اور کچھ ایسے ہیں جو شہودِ قلبی کے ساتھ خلق میں حق کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ یہ مرتبہ پہلے مرتبے سے

اعلیٰ و افضل ہے۔

اور ان میں سے بعض وہ ہیں جو حق کا خلق میں اور خلق کا حق میں اس طرح مشابہہ کرتے ہیں کہ ایک کو دیکھنا دوسرے کے دیکھنے میں مانع نہیں ہوتا۔ یہ آخری مرتبہ پچھلے دونوں مراتب سے اولیٰ و اعلیٰ ہے۔ یہ امتیاز کا مقام ہے اور ان کی متابعت میں اقطاب کو بھی حاصل ہے۔  
جو شخص شریعت اور طریقت کا مخالف ہو اس کے واسطے تو ان مذکورہ مراتب میں سے متوسط مرتبہ کا حاصل ہونا بھی محال ہے چہ جائیکہ اسے آخری مرتبہ حاصل ہو سب سے افضل و اعلیٰ ہے۔

تمام موجودات بحیثیت تعین اس کا غیر ہیں۔ یہ غیریت اعتباری ہے۔ ورنہ تحقق کے لحاظ سے کل حق ہی نہ و تعالیٰ ہے۔ اس کی مثال خباب، موج اور برف کی ہے۔ یہ سب اپنے تحقق کے لحاظ سے پانی کا عین ہیں مگر تعین کی رد سے پانی کا غیر ہیں۔ اسی طرح سراب کی مثال ہے کہ اپنے تحقق کی حیثیت سے وہ عین ہوا ہے جب کہ بلحاظ تعین غیر ہوا ہے۔ سراب درحقیقت ہوا ہے جو پانی کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔

وحدة الوجود کے بارے میں بہت سے دلائل ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ عزوجل کا ارشاد ہے؛  
وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيُّمَا نُوْكُوْا فَنُجِبْهُ اللّٰهُ۔  
اور اللہ ہی کے لیے مشرق و مغرب ہے۔ تم جہر بھی اپنا رخ کر دو گے اللہ کا چہرہ پاؤ گے اور ایک دوسری جگہ ارشاد ہے؛

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ۔

اور ہم اس سے (اس کی) نشہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

ایک اور جگہ یوں فرمایا ہے؛

وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْ نَا كُنْتُمْ

اور تم جہاں کہیں بھی ہو وہ تمہارے ساتھ ہے۔

اور فرمایا :

وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلَكِنْ لَا تُبْصِرُونَ -  
اور ہم (بندے کی طرف) تم سے زیادہ قریب ہیں۔ لیکن تم دیکھ نہیں  
پاتے ہو۔

إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ  
اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ -

(اے رسول!) جو لوگ تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ (یقیناً) اللہ کی بیعت  
کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے۔

ایک دوسری آیت میں یوں فرمایا :

هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ  
شَيْءٍ عَلِيمٌ -

وہ اول ہے اور وہ آخر، وہ ظاہر ہے اور وہ باطن اور وہ ہر شے کو  
جاننا ہے۔

ایک اور موقع پر ارشاد ہوتا ہے :

وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ -

اور تمہاری جانوں میں (نشانیوں میں) تو پھر کیا تم نہیں دیکھتے۔

پھر ایک جگہ فرمایا :

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ -

اور جب میرے بندے تم سے میرے بارے میں سوال کریں تو میں قریب  
ہوتا ہوں۔

ایک اور مقام پر یہ ارشاد ہوتا ہے :

وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ ۚ وَكَانَ اللَّهُ  
بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطًا۔

اور (اے رسول!) تم نے (حرب) نہیں پھینکا جب تم نے پھینکا، بلکہ اللہ  
نے پھینکا اور اللہ ہر شے کا احاطہ کرنے والا ہے۔

اسی طرح اور بھی آیاتِ کریمہ ہیں جو وحدۃ الوجود پر دلالت کرتی ہیں۔  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیثِ مبارک بھی اس پر دلالت کرتی ہیں۔ پنا نچہ آپ  
نے فرمایا:

أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَتْهُ الْعَرَبُ كَلِمَةٌ لِّبَيْدٍ

سب سے سچا کلمہ جو عرب نے کہا ہے وہ لبید کا یہ کلمہ ہے :

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ۔

کیا اللہ کے سوا سب کچھ باطل نہیں ہے؟ (یعنی باطل ہے)۔

نیز آپ نے فرمایا:

أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَقَامَ الصَّلَاةَ فَإِنَّهَا يُنَاجِي رَبَّهُ

تم میں سے جب کوئی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ ضرور اپنے رب

فِي رَبِّهِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ۔

سے سرگوشی کرتا ہے۔ کیونکہ اس کا رب اس کے اور قبلہ کے درمیان

ہے۔

ایک اور حدیثِ پاک میں آیا ہے :

لَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ

(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل

حَتَّىٰ أَحِبَّهُ فَإِذَا أَحَبُّهُ كُنْتُ  
 کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ جب میں اسے  
 سَمِعَهُ التَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ  
 محبوب بنا لیتا ہوں تو میں اس کی سماعت بن جاتا ہوں جس سے وہ  
 التَّذِي يَبْصُرُ بِهِ وَيَدَهُ التَّذِي  
 سنتا ہے اور اس کی بصارت بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے  
 يَبْطِشُ بِهِ وَلِسَانَهُ التَّذِي  
 اور اس کا ہاتھ، جس کے ساتھ وہ پکڑتا ہے اور اس کی زبان، جس سے  
 يَنْطِقُ بِهِ وَرِجْلَيْهِ التَّذِي  
 وہ کلام کرتا ہے اور اس کے پاؤں، جن سے وہ چلتا ہے۔ پس اس کا  
 يَمْسِسُ بِهِ - فَبِنِي يَسْمَعُ وَبِنِي يَبْصُرُ  
 سنا، دیکھنا، چلنا پھرنا اور دیگر سب کام مجھی سے ہوتے  
 وَبِنِي يَمْسِسُ، إِلَىٰ غَيْرِ ذَلِكَ -  
 میں۔

ایک اور جگہ ارشاد کیا :

ان الله يقول مرضت ولم

تقدني..... (الی اخره)

حق تعالیٰ (قیامت کے دن) فرمائے گا کہ میں بیمار تھا تم نے میری  
 عبادت نہ کی، میں بھوکا تھا تم نے مجھے روٹی نہ دی، میں پیاسا تھا تم نے  
 مجھے پانی نہ دیا۔ وہ بندہ بارگاہِ الہی میں عرض کرے گا کہ اے پروردگار!

میں نے تو تجھے دنیا میں بیمار، بھوکا اور پیاسا نہیں دیکھا تھا۔ ارشاد ہو گا کہ  
فلاں بیمار جس کی تو نے عیادت نہ کی، میں ہی تھا۔ فلاں بھوکا سایل جس  
کو تو نے کھانے کے لیے کچھ نہ دیا، میں ہی تھا اور فلاں پیاسا جس کو  
تو نے پانی نہ پلایا، میں ہی تھا۔

ترمذی نے ایک طویل حدیث روایت کی ہے جس کے آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
یوں ارشاد فرماتے ہیں :

..... وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّكُمْ  
قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔ اگر تم  
وَلَيْتُمْ يَحْبِلُ إِلَى الْأَرْضِ السُّفْلَى لَهَبَطَعَى  
سب سے نچلی زمین پر رسی ڈالو تو وہ بالضرور اللہ تعالیٰ پر گری  
اللَّهُ تَعَالَى - ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ؛  
گی۔ (یہ فرما کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی) ؛  
هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ  
وہ اول ہے اور آخر ہے اور ظاہر ہے اور باطن ہے اور ہر ایک  
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۔

شے کو خوب اچھی طرح سے جاننے والا ہے۔

ان کے علاوہ اور بھی احادیث پاک ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے :

الْوَحْدَةُ اسْقَاطُ الْأَضَافَاتِ

وحدت اضافتوں اور نسبتوں کا ساقط ہونا ہے۔

وحدۃ الوجود کے بارے میں امامان طریقت علیہم الرحمۃ کے اقوال اس کثرت سے ہیں



کہ ان کا شمار بھی مشکل ہے۔ اس لیے میں نے یہاں ان کا ذکر نہیں کیا۔ اگر تمہیں یہ فرمودات جاننے کا شوق ہو تو ان بزرگوں کے کتابوں کا مطالعہ کرو، ان میں تمہیں یہ سب باتیں لکھی ہوئی مل جائیں گی۔

اسے طالب! اگر تم داخل بحق ہونے کا ارادہ رکھتے ہو تو سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ تم اپنے قول و فعل اور ظاہر و باطن میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت اختیار کرو۔ پھر وحدۃ الوجود کا مراقبہ کرو۔ یہ میں کلمہ طیبہ کا معنی ہے۔ اس میں وضو کی شرط نہیں ہے لیکن اگر وضو ہو تو بہتر ہے۔ اسی طرح وقت کی بھی تخصیص نہیں ہے اور نہ ہی مانس کے اندرانے یا باہر جانے کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ اس میں کلمہ طیبہ کے حروف کی بجائے صرف اس کے معانی کو ملحوظ رکھنا چاہیے اور ہر حالت میں ————— یعنی کھڑے یا بیٹھے یا لیٹے ہوئے پلٹے پھرتے کھاتے پیتے، عذیبکہ ہر سکون و حرکت میں ————— اس کام کو کرتے رہو۔

مراقبہ کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے تم اپنی انانیت (یعنی ”میں“ ہونا) کی نفی کرو۔ انانیت کا مطلب تمہارا اپنی حقیقت اور اپنے باطن کو حق سبحانہ و تعالیٰ کا غیر جاننا ہے۔ بس اسی انانیت کی نفی کی جاتی ہے اور یہی معنی میں الا اللہ کے۔

اگر تم یہ کہو کہ جب ”وجود“ واحد ہے اور اس کا غیر سرے سے موجود ہی نہیں ہے تو پھر نفی کس کی اور اثبات کس شے کا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ درنی کا وہم سالانہ سراسر باطل ہے، تاہم یہ خلق کے لیے پیدا تو کیا گیا ہے۔ لہذا تمہارے لیے ضروری ہے کہ پہلے اس وہم کی نفی کرو اور اس کے بعد حق سبحانہ و تعالیٰ کو اپنے باطن میں ثابت کرو۔

اسے طلب گارِ حق! جب اللہ تعالیٰ کے فضل سے تم پر حال کا غلبہ ہو جائے گا تو تمہیں اپنی انانیت ————— جو ایک وہمی شے ہے ————— کی نفی کرنے کی ضرورت نہ رہے گی

بلکہ اس وقت تمہارے اندر سوائے اثباتِ حق تعالیٰ شانہ کے اور کچھ باقی نہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت کے طفیل  
 ہمیں اور تمہیں اس مقام کی توفیق عنایت فرمائے۔



## مَاتَكَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ  
وَالصَّلَاةُ عَلَى الْمَظْهَرِ الْأَتَمِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ  
وَبَعْدَهُ فَيَقُولُ الْعَبْدُ الْمَذْنِبُ

الْمُحْتَاجُ إِلَى شَفَاعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
الْشَيْخِ مُحَمَّدٍ مَبَارَكُ الْمَشْهُورِ يَا بِي سَعِيدِ

ابن الشيخ علي ، المعروف بفضل الله المعزى السلمي  
ابن الشيخ رضي الدين ، أبي خالد ابن الشيخ مهران الطوسي  
هذه نبذة من الكلمات في علوم الحقائق جمعها للوالد  
الصالح الروحاني عبد القادر الجيلاني

لِيَتَنَبَّهَ عَلَى الْحَقِيقَةِ الْجَامِعَةِ بِبَعْضِ فَضْلِ اللَّهِ وَكَرَمِهِ  
وَجَعَلْتُ ثَوَابَهَا لِرُوحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
سَمِّيْتُهَا بِالتَّحْفَةِ الْمُرْسَلَةِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يُبَلِّغَ ثَوَابَهَا إِلَيْهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
إِنَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. وَيَا لُجْبَابَةَ حَبْدِيرٍ

إِنَّمَا سَأَلْتُ خَوَانِي أَسْعِدْكُمْ اللَّهُ تَعَالَى وَإِيَّانَا. إِنَّ الْحَقَّ سُبْحَانَهُ

وَتَعَالَى هُوَ الْمَوْجُودُ الْمَطْلُوقُ ۝

وَإِنَّ ذَلِكَ الْوُجُودَ لَيْسَ لَهُ شَكْلٌ وَلَا حُدٌّ وَلَا حَصْرٌ وَمَعَ

هَذَا أَظْهَرَ وَتَجَلَّى بِالْعِدِّ وَالشَّكْلِ - وَلَمْ يَتَغَيَّرْ عَمَّا كَانَ

مَنْ عَدِمَ الشَّكْلَ وَعَدِمَ الْعِدَّ بَلِ الْآنَ كَمَا كَانَ

وَإِنَّ الْوُجُودَ وَاحِدٌ وَالْأَلْبَاسُ مُخْتَلِفَةٌ وَمُتَعَدِّدَةٌ - وَإِنَّ

ذَلِكَ الْوُجُودَ حَقِيقَةً جَمِيعِ الْمَوْجُودَاتِ وَبَاطِنُهَا وَإِنَّ

جَمِيعَ الْكَائِنَاتِ لَا يَخْلُوقُ عَنْ ذَلِكَ الْوُجُودِ وَإِنَّ ذَلِكَ الْوُجُودَ

لَيْسَ بِمَعْنَى الْحَقِّقِ وَالْحُصُولِ لِأَنَّهَا مِنَ الْمَعَانِي الْمَصْدَرِيَّةِ

لَيْسَتْ مِنَ الْوُجُودِيِّينَ فِي الْمَخَارِجِ -

فَلَا يُطْلَقُ الْوُجُودُ بِهَذَا الْمَعْنَى عَلَى الْحَقِّ الْمَوْجُودِ فِي الْخَارِجِ

تَعَالَى عَنْ ذَلِكَ عُلُوًّا كَبِيرًا

بَلْ عَنِينَا بِذَلِكَ الْوُجُودِ الْحَقِيقَةِ الْمُتَّصِفَةِ بِهَذِهِ السِّفَاتِ

أَعْنَى وَجُودِهَا بِذَاتِهَا - وَوُجُودِ سَائِرِ الْمَوْجُودَاتِ بِهَا - وَ

إِنْتِفَاءً غَيْرِهَا فِي الْخَارِجِ

وَإِنَّ ذَلِكَ الْوُجُودَ مِنْ حَيْثُ الْكُنْهَ لَا يَنْكَشِفُ لِأَحَدٍ لَا  
يُذَكِّرُهُ الْعَقْلُ وَلَا الْوَهْمُ وَلَا الْحَوَاسُ وَلَا يَأْتِي فِي  
الْقِيَاسِ لِأَنَّ كُلَّهِنَّ مُحَدَّثَاتٌ وَالْمُحَدَّثُ لَا يُدْرِكُ إِلَّا  
الْمُحَدَّثَ تَعَالَى ذَاتُهُ وَصِفَاتُهُ عَنْ ذَلِكَ عُلُوًّا كَبِيرًا.  
وَمَنْ أَرَادَ مَعْرِفَتَهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَسَعَى فِيهِ فَقَدْ  
ضَيَّعَ وَقْتَهُ

وَإِنَّ ذَلِكَ الْوُجُودَ مَرَاتِبُ كَثِيرَةٌ.

الْمَرْتَبَةُ الْأُولَى مَرْتَبَةُ اللَّاتَعَيِّنِ وَالْإِطْلَاقِ وَالذَّاتِ  
الْبَحْتِ لَا يَمَعْنَى أَنَّ قَيْدَ الْإِطْلَاقِ وَمَفْهُومُ سَلْبِ التَّعَيِّنِ  
شَابِتَانِ فِي تِلْكَ الْمَرْتَبَةِ. بَلْ يَمَعْنَى أَنَّ ذَلِكَ الْوُجُودَ  
فِي تِلْكَ الْمَرْتَبَةِ مُنْرَةً عَنْ إِضَافَةِ النُّحُوتِ وَمُقَدَّسٌ  
عَنْ كُلِّ قَيْدٍ حَتَّى قَيْدَ الْإِطْلَاقِ أَيْضًا. وَهَذِهِ الْمَرْتَبَةُ  
تَسَمَّى بِالْمَرْتَبَةِ الْأَحَدِيَّةِ وَهِيَ كُنْهَ الْحَقِّ سُبْحَانَهُ  
وَتَعَالَى. وَلَيْسَ فَوْقَهَا مَرْتَبَةٌ أُخْرَى بَلْ كُلُّ  
الْمَرَاتِبِ تَحْتِهَا

وَلِلْمَرْتَبَةِ الثَّانِيَةِ مَرْتَبَةُ التَّعَيِّنِ الْأَوَّلِ وَهِيَ

عِبَارَةٌ عَنْ عِلْمِهِ تَعَالَى لِذَاتِهِ وَصِفَاتِهِ وَبِجَمِيعِ  
 الْمَوْجُودَاتِ عَلَى طَرِيقِ الْأَجْهَالِ مَنْ غَيْرِ امْتِيَازِ بَعْضِهَا  
 عَنْ بَعْضٍ وَهَذِهِ الْمَرْتَبَةُ تُسَمَّى بِالْوَحْدَةِ وَالْحَقِيقَةِ  
 الْمُحَمَّدِيَّةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ  
 وَالْمَرْتَبَةُ الثَّلَاثَةُ مَرْتَبَةُ التَّعَيُّنِ الثَّانِي وَهِيَ  
 عِبَارَةٌ عَنْ عِلْمِهِ تَعَالَى لِذَاتِهِ وَصِفَاتِهِ وَبِجَمِيعِ  
 الْمَوْجُودَاتِ عَلَى طَرِيقِ التَّفْصِيلِ وَامْتِيَازِ بَعْضِهَا عَنْ  
 بَعْضٍ وَهَذِهِ الْمَرْتَبَةُ تُسَمَّى بِالْوَأْحِدِيَّةِ وَالْحَقِيقَةِ  
 الْإِنْسَانِيَّةِ

وَالْمَرْتَبَةُ الرَّابِعَةُ مَرْتَبَةُ الْأَرْوَاحِ وَهِيَ عِبَارَةٌ عَنْ  
 الْأَشْيَاءِ الْكُونِيَّةِ الْمُجَرَّدَةِ الْبَسِيطَةِ الَّتِي ظَهَرَتْ عَلَى  
 ذَوَاتِهَا وَعَلَى أَمْثَالِهَا

وَالْمَرْتَبَةُ الْخَامِسَةُ عَالَمُ الْمَثَالِ وَهِيَ عِبَارَةٌ عَنْ  
 الْأَشْيَاءِ الْكُونِيَّةِ الْمُرَكَّبَةِ اللَّطِيفَةِ الَّتِي لَا تُقْبَلُ  
 التَّحَرُّيَ وَلَا التَّبَعِيضَ وَلَا الْفَرَقَ وَلَا الْإِلْتِيَامَ

وَالْمَرْتَبَةُ السَّادِسَةُ مَرْتَبَةُ عَالَمِ الْأَجْسَامِ وَ

هِيَ عِبَارَةٌ عَنِ الْأَشْيَاءِ الْكُونِيَّةِ الْمُرَكَّبَةِ الْكَثِيفَةِ  
الَّتِي يُقْبَلُ التَّجْزِيَّ وَالتَّبَعِيضَ هـ

وَالْمَرْتَبَةُ السَّابِعَةُ مَرْتَبَةُ الْجَامِعِيَّةِ لِجَمِيعِ  
الْمَرَاتِبِ الْمَذْكُورَةِ الْجَسْمَانِيَّةِ وَالتُّورَانِيَّةِ الرُّوحَانِيَّةِ  
وَالْوَاحِدَةِ وَالْوَاحِدِيَّةِ وَهُوَ التَّجَلِّي الْأَخِيرَةُ وَ  
اللِّبَاسُ الْأَخِيرَةُ وَهِيَ الْإِنْسَانُ -

الْأُولَى مِنْهَا هِيَ مَرْتَبَةُ الْإِظْهُورِ. وَالسِّتَّةُ الْبَاقِيَّةُ  
مِنْهَا هِيَ مَرَاتِبُ الظُّهُورِ الْكُلِّيَّةِ. وَالْأَخِيرَةُ مِنْهَا  
أَعْنَى الْإِنْسَانِ. إِذَا عَرَجَ ظَهَرَ فِيهِ جَمِيعُ مَرَاتِبِ  
الْمَذْكُورَةِ مَعَ إِنْبِسَاطِهَا يُقَالُ لَهُ الْإِنْسَانُ الْكَامِلُ  
وَالْعُرُوجُ وَالْإِنْبِسَاطُ عَلَى التَّوَجُّهِ الْأَكْمَلِ كَانَ فِي نَبِيِّنَا  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَبِهَذَا كَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ

وَإِنَّ أَسْمَاءَ مَرَاتِبِ الْأَوْهِيَّةِ لَا يَجُوزُ إِطْلَاقُهَا  
عَلَى مَرَاتِبِ الْكُونِ وَالْخَلْقِ. وَكَذَلِكَ لَا يَجُوزُ إِطْلَاقُ  
مَرَاتِبِ الْكُونِ وَالْخَلْقِ عَلَى مَرَاتِبِ الْأَوْهِيَّةِ.

وَإِنَّ لِدَالِكَ الْوُجُودِ كَمَالَيْنِ - أَحَدُهُمَا كَمَالُ ذَاتِي  
 وَثَانِيَهُمَا كَمَالُ اسْمَاءِي - أَمَّا الْكَمَالُ الذَّاتِي فَهُوَ  
 عِبَارَةٌ عَنْ ظُهُورِهِ تَعَالَى عَلَى نَفْسِهِ بِنَفْسِهِ  
 فِي نَفْسِهِ لِنَفْسِهِ بِلاِ اِعْتِبَارِ الْغَيْرِ وَالْغَيْرِيَّةِ وَ  
 الْغِنَاءِ الْمَطْلُوقِ لِأَنَّهُ بِهَذَا الْكَمَالِ وَمَعْنَى الْغِنَاءِ  
 الْمَطْلُوقِ مُشَاهَدَتُهُ تَعَالَى فِي نَفْسِهِ جَسِيمِ  
 الشُّيُونِ وَالْاِعْتِبَارَاتِ اِلَهِيَّةِ وَالْكِتَابِيَّةِ مَعَ  
 اَحْكَامِهَا وَكَوَازِمِهَا وَمُقْتَضِيَاتِهَا عَلَى وَجْهِ كُلِّ  
 جُهْلِيٍّ لِأَنَّ دَرَجَةَ الْكُلِّ فِي بَطُونِهِ وَوَحْدَتِهِ -  
 كَمَا نَدْرَاجُ جَمِيعِ الْاَعْدَادِ فِي الْوَاحِدِ الْعَدَدِيِّ -  
 وَإِنَّمَا سُمِّيَتْ غِنَاءً مُطْلَقًا لِأَنَّهُ تَعَالَى بِهَذِهِ  
 الْمُشَاهَدَةِ مُسْتَغْنِي عَنْ ظُهُورِ الْعَالَمِ لِأَنَّهُ عَلَى  
 وَجْهِ التَّفْصِيلِ لَاحَاجَةٌ لَهُ فِي حُصُولِ الْمُشَاهَدَةِ إِلَى  
 الْعَالَمِ وَمَا فِيهِ - لِأَنَّ الْمُشَاهَدَةَ جَمِيعِ الْمَوْجُودَاتِ  
 حَاصِلَةٌ لَهُ تَعَالَى عِنْدَ اِنْدِرَاجِ الْكُلِّ فِي بَطُونِهِ وَ  
 وَحْدَتِهِ وَهَذِهِ الْمُشَاهَدَةُ تَكُونُ شُهُودًا عَيْنِيًّا  
 عَلَيْهِمْ كَشُهُودِ الْمَفْصَلِ فِي الْجُهْلِ - وَالْكَثِيرِ فِي الْوَاحِدِ -  
 وَالتَّخْلِ مَعَ اِلْاَغْصَانِ وَتَوَاطُفِهَا فِي التَّوَاتُؤِ الْوَاحِدَةِ -



وَأَمَّا الْكَمَالُ الْأَسْمَائِيُّ فَهُوَ عِبَارَةٌ عَنْ ظُهُورِهِ تَعَالَى  
 عَلَى نَفْسِهِ وَشُهُودِ ذَاتِهِ فِي التَّعَيِّنَاتِ الْخَارِجِيَّةِ  
 أَعْنَى الْعَالَمِ وَمَا فِيهِ وَهَذَا الشُّهُودُ  
 يَكُونُ شُهُودًا أَعْيَانِيًّا وَجُودِيًّا كَشُهُودِ السُّبُهْلِ  
 فِي الْمَفْصَلِ وَالْوَاحِدِ فِي الْكَثِيرِ وَالنَّوَاةِ فِي  
 النَّخْلَةِ وَتَوَابِعِهَا وَهَذَا الْكَمَالُ الْأَسْمَائِيُّ  
 مِنْ حَيْثُ التَّحَقُّقُ وَالظُّهُورُ مَوْقُوفٌ عَلَى وَجُودِ الْعَالَمِ  
 وَمَا فِيهِ لِأَنَّ مَعْنَاهُ السَّابِقُ لَا يَحْصِلُ إِلَّا بِظُهُورِ  
 الْعَالَمِ عَلَى وَجْهِ التَّفْصِيلِ.

وَإِنَّ ذَلِكَ الْوُجُودَ لَيْسَ بِحَالٍ فِي الْمَوْجُودَاتِ وَلَا مَتَّحِدًا  
 بِهَا. لِأَنَّ الْحُلُولَ وَالِاتِّحَادَ لَا بُدَّ لَهَا مِنَ الْمَوْجُودِينَ  
 حَتَّى يُحِلَّ أَحَدُهُمَا فِي الْآخِرِ وَيَتَّحِدَ أَحَدُهُمَا  
 بِالْآخِرِ. وَالْوُجُودُ وَاحِدٌ لَا تَعَدُّ لَهُ أَصْلًا وَ  
 إِنَّمَا التَّعَدُّدُ فِي الصِّفَاتِ عَلَى مَا يَشْهَدُ بِهِ ذَوْقُ  
 الْعَارِفِينَ وَوَجْدَانُهُمْ وَإِنَّ الْعِبُودِيَّةَ وَالتَّكْلِيفَ  
 وَالرَّاحَةَ وَالْعَذَابَ وَالْأَمْرَ كُلَّهَا رَاجِعَةً  
 إِلَى التَّعَيِّنَاتِ.

وَإِنَّ ذَلِكَ الوجودَ بِاعتبارِ مرتبةِ الإطلاقِ  
 منزهةٌ عن هذه الأشياءِ كلها. وَإِنَّ ذَلِكَ  
 الوجودَ مُحيطٌ بِجميعِ الموجوداتِ كإحاطةِ  
 المنزومِ بالآزِمِ وَالموصوفِ بالصفاتِ لِإحاطةِ  
 الظرفِ بِالْمَطْرُوفِ أَوِ الكُلِّ بِالجزءِ تَعَالَى عَنْ  
 علوِّ كَبِيرًا

وَإِنَّ ذَلِكَ الوجودَ كَمَا أَنَّهُ بِاعتبارِ مَخْصِ إطلاقِهِ  
 سَارِي فِي ذَوَاتِ جَمِيعِ الموجوداتِ بِحَيْثُ يَكُونُ ذَلِكَ  
 الوجودُ فِي تِلْكَ الذَّوَاتِ عَيْنَ تِلْكَ الذَّوَاتِ -  
 كَمَا كَانَتْ تِلْكَ الذَّوَاتُ قَبْلَ الظُّهُورِ فِي تِلْكَ  
 الوجودِ عَيْنَ ذَلِكَ الوجودِ كَذَلِكَ الصِّفَاتُ الكَامِلَةُ  
 لِذَلِكَ الوجودِ بِاعتبارِ كَلِّيَّتِهَا وَإِطْلَاقِهَا سَارِي فِي  
 جَمِيعِ الموجوداتِ بِحَيْثُ تَكُونُ تِلْكَ الصِّفَاتُ  
 الكَامِلَةُ فِي ضَمَنِ صِفَاتِ الموجوداتِ عَيْنَ صِفَاتِ  
 الموجوداتِ. كَمَا كَانَتْ صِفَاتُ الموجوداتِ قَبْلَ  
 الظُّهُورِ فِي تِلْكَ الصِّفَاتِ الكَامِلَةَ عَيْنَ تِلْكَ الصِّفَاتِ  
 الكَامِلَةَ. وَإِنَّ العَالَمَ بِجميعِ أجزائه أَعْرَاضُ

## وَالْمَعْرُوضُ هُوَ الْوُجُودُ

وَإِنَّ لِلْعَالِمِ ثَلَاثَ مَوَاطِنَ أَحَدُهَا التَّعَيُّنُ الْأَوَّلِيُّ  
وَيُسَمَّى فِيهِ شَيْئًا وَثَانِيهَا التَّعَيُّنُ الثَّانِيُّ وَ  
يُسَمَّى فِيهِ أَعْيَانًا ثَابِتَةً - وَثَالِثُهَا فِي الْخَارِجِ  
وَيُسَمَّى فِيهِ أَعْيَانًا خَارِجِيَّةً، وَإِنَّ الْأَعْيَانَ الثَّابِتَةَ  
مَا شَمَّتْ وَائْتَحَتِ الْوُجُودِ وَإِنَّمَا الظَّاهِرُ أَحْكَامُهَا وَ  
أَشَارُهَا. وَإِنَّ الْمُدْرَكَ فِي كُلِّ شَيْءٍ هُوَ الْوُجُودُ وَ  
بِوَاسِطَةِ يُدْرَكَ ذَلِكَ الشَّيْءُ كَالنُّورِ بِالنِّسْبَةِ  
إِلَى سَائِرِ الْأَلْوَانِ وَالْأَشْكَالِ وَ لِأَجْلِ ذَوَامِرِ الظُّهُورِ وَ  
شِدَّتِهِ لَا يَعْلَمُ هَذَا إِلَّا ذَاكَ إِلَّا الْخَوَاصُّ.

وَإِنَّ الْقُرْبَ قُرْبَانٍ - قُرْبُ النَّوَافِلِ - وَ قُرْبُ  
النِّفَائِضِ - أَمَّا الْقُرْبُ النَّوَافِلِ فَهُوَ زَوَالُ  
صِفَاتِ الْبَشَرِيَّةِ - وَظُهُورُ صِفَاتِهِ تَعَالَى  
بِأَنْ يُحْيَى وَيُهَيِّئُ بِإِذْنِهِ تَعَالَى. وَيَسْمَعُ وَ  
يَبْصُرُ مِنْ جَمِيعِ جَسَدِهِ لِأَمِنْ مِنَ الْأُذُنِ وَالْعَيْنِ  
فَقَطُّ. وَكَذَا يَسْمَعُ السَّمُوعَاتِ مِنْ بَعِيدٍ وَ  
عَلَى هَذَا الْقِيَاسِ - وَهَذَا مَعْنَى فَنَاءِ الصِّفَاتِ

فِي صِفَاتِ اللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ ثَمَرَةُ النَّوَافِلِ -

وَ أَمَّا قُرْبُ الْفَرَائِضِ فَهُوَ فَنَاءُ الْعَبْدِ بِالْكُلِّيَّةِ  
عَنْ شَعُورِ جَمِيعِ الْمَوْجُودَاتِ حَتَّى عَنْ نَفْسِهِ  
أَيْضًا بِحَيْثُ لَمْ يَبْقُ فِي نَظَرِهِ إِلَّا وَجُودُ الْحَقِّ  
سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى هَذَا مَعْنَى فَنَاءِ الْعَبْدِ فِي اللَّهِ  
تَعَالَى وَهُوَ ثَمَرَةُ الْفَرَائِضِ

وَإِنَّ مِنَ الْقَائِلِينَ بِوَحْدَةِ الْوُجُودِ مَنْ يَعْلَمُ  
أَنَّ الْحَقَّ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى حَقِيقَةً جَمِيعِ  
الْمَوْجُودَاتِ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا عَلِيمًا يَقِينًا -  
وَلَكِنْ لَا يَشَاهِدُ الْحَقَّ فِي الْخَلْقِ - وَمِنْهُمْ  
مَنْ يُشَاهِدُ الْحَقَّ فِي الْخَلْقِ شُهُودًا بِالْقَلْبِ -  
وَهَذِهِ الْمَرْتَبَةُ أَوْلَى وَأَعْلَى مِنَ الْمَرْتَبَةِ  
الْأُولَى - وَمِنْهُمْ مَنْ يُشَاهِدُ الْحَقَّ فِي الْخَلْقِ  
وَالْخَلْقُ فِي الْحَقِّ - بِحَيْثُ لَا تَكُونُ أَحَدُهُمَا  
مَانِعًا عَنِ الْآخِرِ وَهَذِهِ الْمَرْتَبَةُ الْآخِرَةُ أَوْلَى  
وَأَعْلَى مِنَ الْمَرْتَبَتَيْنِ السَّابِقَيْنِ - وَهِيَ مَقَامُ  
الْأَنْبِيَاءِ وَالْأَقْطَابِ بِمُتَابِعَتِهِمْ - وَمِنَ الْمَحَالِ

أَنْ يَخْصِلَ الْمَرْتَبَةَ الْمُتَوَسِّطَةَ مِنْ تِلْكَ الْمَرَاتِبِ  
الثَّلَاثِ لِمَنْ خَالَفَ الشَّرِيعَةَ وَالطَّرِيقَةَ  
فَضْلاً عَنِ الْمَرْتَبَةِ الْأَخْيَرَةِ الَّتِي هِيَ أَعْلَى

مِمَّا سَوَاهَا مِنَ الْمَرْتَبَاتَيْنِ

وَإِنَّ جَمِيعَ الْمَوْجُودَاتِ مِنْ حَيْثُ الْوُجُودِ عَيْنِ  
سُبْحَانَهُ تَعَالَى وَمِنْ حَيْثُ التَّعَيُّنِ غَيْرُ  
الْحَقِّ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى - وَالْغَيْرِيَّةُ إِعْتِبَارِيَّةٌ  
وَأَمَّا مِنْ حَيْثُ تَحَقُّقِهِ فَالْكُلُّ هُوَ الْحَقُّ  
سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى وَمِثَالُهُ الْحَبَابُ وَالْمَوْجُ وَكَوْزُ  
الشَّلِجِ فَإِنَّ كُلَّهُنَّ مِنْ حَيْثُ تَحَقُّقِهِ عَيْنُ  
الْمَاءِ وَمِنْ حَيْثُ تَحَقُّقِهِ عَيْنُ الْهَوَاءِ وَمِنْ  
حَيْثُ التَّعَيُّنِ غَيْرِ الْهَوَاءِ وَالسَّرَابُ هَوَاءٌ ظَهَرَ  
بِصُورَةِ الْمَاءِ فِي الْحَقِيقَةِ

وَالدَّلَائِلُ الدَّالَّةُ عَلَى وَحْدَةِ الْوُجُودِ كَثِيرَةٌ  
وَأَمَّا مِنَ الْقُرْآنِ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ  
وَالْمَغْرِبُ فَأَيُّمَا تَوَلَّوْا فَنَّمَّ وَجْهَ اللَّهِ وَ  
نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ وَهُوَ  
مَعَكُمْ أَيُّمَا كُنْتُمْ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ

مِنْكُمْ وَلَكِنْ لَا تُبْصِرُونَ - إِنَّ السَّادِقِينَ  
يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ  
أَيْدِيهِمْ هُوَ الْوَأْوَلُ، وَالْآخِرُ، وَالظَّاهِرُ، وَالْبَاطِنُ  
وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۗ وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا  
تُبْصِرُونَ - وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَانِّي  
قَرِيبٌ - وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَى  
وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطًا إِلَىٰ غَيْرِ ذَلِكَ مِنْ  
الْآيَاتِ الْكَرِيمَةِ

وَأَمَّا مِنْ أَقْوَالِهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمْدَقُ  
كَلِمَةٍ قَالَتْهُ الْعَرَبُ كَلِمَةً لِبَيْدٍ - أَلَا كُلُّ  
شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ -

وَقَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا  
أَقَامَ الصَّلَاةَ فَإِنَّهَا يُنَاجِي رَبَّهُ فَإِنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ  
وَبَيْنَ الْتَبَلَّةِ -

وَقَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ عَبْدِي  
يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِرِ حَتَّىٰ أَحِبَّهُ فَإِذَا أَحَبَبْتُهُ

كُنْتُ سَمِعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَ بَصَرَهُ  
الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَ يَدَهُ الَّذِي يَبْطِشُ  
بِهِ وَ لِسَانَهُ الَّذِي يَنْطِقُ بِهِ وَ رِجْلَهُ الَّذِي  
يَمْشِي بِهِ - فَبِي يَسْمَعُ وَ بِي يُبْصِرُ وَ بِي يَمْشِي  
إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ.

وَقَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ  
مَرَضْتُ وَ لَمْ تَعِدْنِي إِلَى آخِرِهِ

وَ رَوَى التِّرْمِذِيُّ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ وَ الَّذِي نَفْسُ  
مُخْتَدِ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّكُمْ وَ لَيْتُمْ بِحَبْلِ إِلَى الْأَرْضِ  
السُّفْلَى لَهَبَطَ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
هُوَ الْأَوَّلُ، وَ الْآخِرُ، وَ الظَّاهِرُ، وَ الْبَاطِنُ وَ هُوَ بِكُلِّ  
شَيْءٍ عَلِيمٌ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ مِنْ الْأَحَادِيثِ  
الصَّحِيحَةِ

وَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ الْوَحْدَةَ  
أَسْقَاطُ الْأَضَافَاتِ

وَأَمَّا أَقْوَلُ أَيْمَّةِ الْعَارِفِينَ بِاللَّهِ مِنْ الدَّلَائِلِ  
الدَّالَّةِ عَلَى وَحْدَةِ الْوُجُودِ فَكَثْرُ كَثِيرًا بَعِيثُ  
لَا يَأْتِي فِي الْعَدَدِ وَالْحَصْرِ وَإِلَذَّ السُّمُّ أَذْكَرُهَا وَ  
إِنْ شِدَّتْ فَعَلَيْكَ بِطَالِعَةِ كُتُبِهِمْ تَجِدُ إِنْشَاءَ  
اللَّهِ تَعَالَى - أَيُّهَا الطَّالِبُ إِنْ أَرَدْتَ الْوُصُولَ إِلَى اللَّهِ  
تَعَالَى فَالْتَزِمْ مُتَابِعَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
وَسَلَّمَ أَوَّلًا - قَوْلًا وَفِعْلًا - ظَاهِرًا وَبَاطِنًا - ثُمَّ  
افْعَلْ مَرَاقِبَةَ وَحْدَةِ الْوُجُودِ ثَانِيًا الَّتِي هِيَ  
عَيْنُ مَعْنَى الْكَلِمَةِ الطَّيِّبَةِ مِنْ غَيْرِ إِشْتِرَاطِ  
الْوُضُوءِ - وَإِنْ وَجَدَ فَهُوَ أَوْلَى وَتَخْصِيصِ وَقْتٍ وَ  
مِنْ غَيْرِ مَلْحِظَةِ النَّفْسِ دُخُولًا وَخُرُوجًا - وَلَا مِنْ  
مُلْحِظَةِ حُرُوفِ الْكَلِمَةِ الطَّيِّبَةِ - بَلْ لَا يُلَاحِظُ  
إِلَّا الْمَعْنَى فَقَطُّ فِي كُلِّ حَالٍ قَائِمًا أَوْ قَاعِدًا  
أَوْ مَا شَيْئًا أَوْ مُضْطَبِّحًا أَوْ مُتَحَرِّكًا أَوْ سَاكِنًا  
أَوْ شَارِبًا أَوْ أَكِلًا -

وَطَرِيقُ الْمَرَاقِبَةِ أَنْ تَنْفِي أَنَايَتِكَ أَوَّلًا وَ  
الْأَنَايَةَ عِبَارَةً عَنْ أَنْ يَكُونَ حَقِيقَتُكَ وَبَاطِنُكَ  
غَيْرَ الْحَقِّ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى وَلَا يَنْفِي إِلَّا هَذِهِ



الانابية وهو عين معنى الا الله

فان قلت اذا كان الوجود واحدا غيرا ليس  
بوجود، فاي شئ ينفى و اى شئ يثبت قلت  
وهم الغيرية و الثنينية نشاء للخلق. وهذا  
الوهم باطل. فلك ان تنفى هذا الوهم اولاً.  
ثم تثبت الحق سبحانه و تعالى في باطنك ثانياً.

ايها الطالب اذا غلب الحال عليك بفضل الله  
تعالى لا تقدر على نفي انانيتك الوهمية بل  
لم يبق فيك الا اثبات الحق سبحانه و تعالى.

وفقنا الله و اياكم هذا المقام بحرمة النبي

عليه السلام





بزدستی اول بدست و جیلانی  
که دست او بود اندر دست و جیلانی  
نیز دیگر غوث عظیم قطب ربانی  
حییہ عالم سے محبوب جیلانی  
نشان شان بے خوبی بیان نہ کنونی  
پریشانی بنی صورت مرقع جیلانی

بازار  
کتاب  
کتاب  
کتاب

بزدستی اول بدست و جیلانی  
که دست او بود اندر دست و جیلانی  
بسیار دیگر غوث عظیم قطب ربانی  
حییہ عالم سے محبوب جیلانی  
نشان شان بے خوبی بیان نہ کنونی  
بہر پیش بنی صورت مرقع جیلانی

بہر پیش بنی صورت مرقع جیلانی